

مسائل و مسائل

جذباتی اور غیر حکیمانہ طرز تبلیغ

سوال :- میں نے ایک طالب علم کو جماعت اسلامی کا ٹریجر پڑھنے کی ترغیب دی اور ذہنی طور پر بھی میں اس کو جماعت کے نصب العین کی طرف دعوت دیتا رہا جس کا خاطر خواہ اثر ہوا اور اب وہ اس مقصد کے لیے اپنے آپ کو بالکل وقف کرنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ نتیجہ کے طور پر اس کا ماحول بھی اس کا دشمن ہو رہا ہے اور وہ بھی اس سے سخت بیزار ہے۔ اب اس کی خواہش یہ ہے کہ اپنے مقصد کی خاطر ہجرت کر کے دارالاسلام چلا جائے۔ اس کی والدہ بعض شرائط پر راضی ہو گئی ہیں مگر والدہ سے اجازت ملنے کی کوئی توقع نہیں اس لیے اس نے مجھ سے استفسار کیا تھا کہ کیا والدین کی اجازت اور مرضی کے علی الرغم دارالاسلام ہجرت کر جاؤں؟ میں نے اس کو جواب دے دیا ہے کہ مکہ سے مدینہ جانے کے قبل تمام مہاجرین نے اپنے والدین سے اجازت نہیں مانگی تھی۔ اس کا دوسرا استفسار یہ تھا کہ کیا جماعت میری پشت پناہی پر آمادہ ہوگی؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں ہاں برے سلوک اور مصائب سے دوچار ہوں؟ اس کے جواب میں میں نے اس کو لکھ دیا ہے کہ گو اس کے متعلق صاف صاف کچھ کہنا میرے لیے مشکل ہے مگر اتنا یاد رکھنا چاہیے کہ نظام باطل کے تحت ہزاروں روپیہ کی کمائی اور ساری دنیوی لذتیں، نظام حق کی جدوجہد کی خاطر فقر و فاقہ کی زندگی کے مقابلہ میں بیچ ہیں، رسول عربی کا مسوہ جس کے اتباع کا ہم مسلمان دم بھرتے ہیں، ہم کو یہی بتاتا ہے۔ مگر اس کے باوجود تم کو یقین رکھنا چاہیے کہ جماعت ہمیشہ اور ہر وقت ایسے لوگوں کی پشت پناہی پر آمادہ ہے جو نظام باطل سے بھاگ کر نظام حق کی طرف آ رہے ہوں، بلکہ وہ ایسے لوگوں کا خیر مقدم کرے گی بشرطیکہ وہ حق پرست اور حق طلب ہو کر جا رہے ہوں۔

اب ان امور کے متعلق براہ راست آپ کے ہدایتیں مطلوب ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک چیز اور بھی سامنے آگئی ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، میں ایک مدرسہ میں معلم ہوں۔ جب میری ان تبلیغی سرگرمیوں کی اطلاع حکومت کے محکمہ تعلیمات کو ملی تو اس نے مجھ سے چند سوالات کیے جن میں مجھ سے جماعت کی حیثیت، اس کے مقام، امیر جماعت کی شخصیت وغیرہ کی بابت استفسار کرتے ہوئے یہ جواب طلب کیا گیا ہے کہ تم ایک فرقہ واری جماعت کے رکن کیوں ہو اور غلام طالب علم کو کیوں اس بات پر درغلائے ہو کہ وہ موجودہ نظام تعلیم کو ترک کر کے خلافت مرضی والدین دیگر ممالک کو ہجرت کر جائے۔ وغیرہ فرمائیے اس مراسلہ کا کیا جواب دوں؟ میرا پناہ آمادہ تو صاف صاف اظہار حق کا ہے۔

جواب :- آپ نے یہ غلطی کی کہ لوگوں کو تبلیغ کی تیز تر ضرورتیں دے کر ہجرت اور ترک علاقہ پر آمادہ کرنا شروع کر دیا حالانکہ میں صحیح پند نشین کنی مرتبہ واضح کر چکا ہوں۔ ہم ابھی تک اُس مرحلہ میں نہیں پہنچے ہیں جبکہ مختلف مقامات سے اپنے سب ہم خیالوں کو ایک جگہ سمٹ آنے کی دعوت دے سکیں۔ نہ ہمارے پاس جگہ ہے، نہ ذرائع ہیں، نہ صحیح معنوں میں ایسا کوئی دارالاسلام بن گیا ہے جس کی

طرف دارانکفر سے ہجرت کرنا ضروری ہے اور اصولاً یہ بات صحیح ہے کہ نئی زندگی کی بھٹی سے اچھی طرح گذرے بغیر لوگ مجرد عقیدہ و نصب العین قبول کر کے کسی ایک مقام پر جمع ہونے لگیں، کیونکہ اس طرح وہ مضبوط سیرت تو کبھی بن ہی نہیں سکتی جو ایک کافی مدت تک مخالفت ماحول میں کشمکش کرنے اور استقامت دکھانے سے بنا کرتی ہے۔ لہذا اس وقت لوگوں کو ہجرت کی دعوت دینا ہمارے کام کے لیے اصولاً غلط بھی ہے اور سید نقصان دہ بھی، اور اس پالیسی کے بھی خلاف ہے جس پر ہم اس وقت کام کر رہے ہیں۔ ہم اپنے مرکز کو ذرائع کی کمی اور مشکلات کے ساتھ بتدریج مضبوط بنا رہے ہیں اور اس مرحلہ پر صرف ان لوگوں کو بلا رہے ہیں جن کی فی الواقع ہم کو ضرورت ہے۔ اس تدریجی نقشے کے خلاف ایک زائد آدمی کا آجانا بھی ہماری مشکلات میں غیر معمولی اضافہ کر دیتا ہے۔ پھر ہماری کوشش یہ ہے کہ اس مرحلہ پر ہم صرف آزمودہ آدمیوں ہی کو بلائیں جن کے متعلق ہمیں پوری طرح اطمینان ہو کہ وہ ساری ایکسپوزیشن میں ٹھیک ٹھیک مددگار ہو سکتے ہیں۔ آزمودہ آدمیوں نے بلا انتخاب جمع ہو جانے سے بڑی چسپیدگیاں پیدا ہوتی ہیں اور ایسے اشخاص کے اجتماع سے کام میں مدد ملنے کے بجائے اٹنی خرابیاں رونما ہونے لگتی ہیں۔ جب تک میں اپنے نقشے کے مطابق ایک صحیح و مستحکم ماحول پیدا نہ کروں جس پر مجھے یہ اطمینان ہو کہ اب جو اس ماحول میں آئے گا وہ اس کے مزاج کے مطابق ڈھلتا چلا جائے گا اس وقت تک میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ غیر معلوم الحال اصحاب بطور خود مرکز میں آکر رہنا شروع کر دیں۔ سر دست جو لوگ مرکز میں آنے کے امیدوار ہوں ان کو ایک کافی مدت تک اپنے ماحول میں رہ کر مشکلات کا مقابلہ کر کے مخالفتوں کے مقابلہ میں صبر و استقامت دکھا کر اپنی اس قابلیت کا ثبوت دینا چاہیے کہ وہ مرکز میں بلائے جانے کے لائق ہیں۔ اب اخلاقی جرات کا تقاضا یہ ہے کہ آپ خود ان نوجوان دوست کو لکھیں کہ اپنے جو ان کو ہجرت کرنے کی ترغیب دی تھی وہ آپ کی غلطی تھی اور آپ نے غلطی جماعتی پالیسی کے خلاف سرزد ہو گئی تھی۔ اس کے ساتھ آپ انہیں یقین کیجیے کہ وہ ایک طرف اپنی دینی معلومات کو ضروری حد تک مکمل کرنے کی کوشش کریں، اور دوسری طرف ہماری جماعت کے نام پر کوئی کام کرنے سے پہلے ہمارے لٹریچر کو اچھی طرح پڑھ کر ہمارے مسلک اور طریق کار کو سمجھ لیں پھر اس کے مطابق اپنے ماحول میں ٹھیک ٹھیک کام کرنے کی کوشش کریں۔

آپ کی یہ بات بھی صحیح نہیں ہے کہ آپ نے عزیز موصوف کو ان کے والد کے علی الرغم ہجرت کرنے کی رائے دی۔ اول تو مکہ میں شریک و کافراں باپ کے متعلق جو طرز عمل اختیار کیا گیا تھا وہ بعینہ ان مسلمان ماں باپ کے معاملہ میں اختیار کرنا درست نہیں ہے جو ہمارے نزدیک خواہ کتنی ہی غفلت و ضلالت میں مبتلا ہوں مگر بہر حال ہیں مسلمان۔ دوسرے یہ کہ اگر کسی مرحلہ پر والدین کی اجازت کے بغیر، بلکہ ان کے حکم کے خلاف کوئی اقدام کرنا اولاد کے لیے جائز ہو بھی سکتا ہے تو صرف اس صورت میں جبکہ امیر جماعت تمام شرعی پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر ایسا کرنے کا حکم دے۔ ایسے باضابطہ حکم کے بغیر کسی شخص کا بطور خود یہ فیصلہ کر لینا کہ یہ وقت والدین کی نافرمانی کر گزرنے کا کسی طرح صحیح نہیں۔

عزیز موصوف کا جو خط براہ راست میرے پاس آیا ہے اس کو دیکھنے سے مجھے اندازہ ہوا کہ وہ جماعت کو اس کے نظام کو اوڈھال کے طریق کار کو بالکل نہیں سمجھے ہیں اور ان کے ذہن میں جماعت کی پوزیشن کا کچھ عجیب تصور قائم ہو گیا ہے۔ وہ سمجھ رہے ہیں کہ شاید اس جماعت نے اپنا کوئی اسٹیٹ قائم کر لیا ہے اور وہ اسٹیٹ بھی بڑا دولت مند ہے۔ اس لیے ان کا خیال یہ ہے کہ انہیں یہاں آنے کے مصارف ہم بھجیں گے۔ یہاں ان کی ضروریات کی کفالت بھی ہم ہی کریں گے، اور ان کو سال میں دو مرتبہ گھر بھی ہم اپنے ہی

خرچ پر بھیجے رہا کریں گے۔ ظاہر ہے کہ اس تصور کو لیے ہوئے اگر وہ دارالاسلام آنے پر آمادہ نہ ہوتے تو اور کیا کرتے اور اگر ہماری دعوت ایسی ہی فیاضانہ ہو تو نیک نیت اہل ایمان میں سے کس کو اپنی نوکری چھوڑ دینے یا مدرسے سے نکل آنے میں تامل ہو سکتا ہے ان کی اس بات سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آپ کا طرز تبلیغ بہت خام ہے جس میں فہم کا عنصر کم اور جذباتی جوش کا عنصر زیادہ ہے، اسی وجہ سے ایسے لوگ جو ہمارے مسلک و طریق کار کو پانچ فی صدی بھی نہیں سمجھتے ہیں۔ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہمارے ساتھ آٹنے کو پکاؤ سے فیصدی آمادہ ہو جاتے ہیں۔ براہ کرم اس طرز تبلیغ کی اصلاح کیجیے ورنہ جو پمپیدگی ان عزیز کے معاملہ میں پیش آئی ہے اس سے زیادہ آئندہ پیش آنے کا خطرہ ہے۔

یہ بات بھی میں اس سے پہلے آپ کو بتا چکا ہوں کہ جب تک آپ سرکاری ملازمت میں ہیں تو اہل ملازمت کے اندر رہتے ہوئے کام کیجیے۔ اول تو کسی سے تنخواہ لینے کے بعد ان شرائط کی پابندی نہ کرنا جن کے تحت وہ تنخواہ دے رہا ہے اخلاقی اعتبار سے درست نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر آپ تواضع کے خلاف کام کریں گے اور اس کی پاداش میں برطانی یا کسی اور قسم کی سزا پائیں گے تو اس سے آپ کی اخلاقی پوزیشن الٹی مقرر ہو جائے گی، حالانکہ اس وقت نظام جاہلیت کے خلاف ہمارا سب سے بڑا سلاح جنگ اگر کوئی ہے تو وہ اخلاق ہی ہے۔ اس لیے آپ نے طالب علم نہ کہ کو جس طرز کی تبلیغ کی اور اس کی وجہ سے جو باز پرس آپ کے ہوئی وہ ان ہدایات کے خلاف ہیں جو آپ کو مرکز سے دی گئی تھیں۔ اب آپ کو ان سوالات کے جواب میں جو آپ کے کیے گئے ہیں، باطل سیدھے اور حنا طریقہ سے صحیح صحیح بیان دینا چاہیے۔ لیکن جواب آپ کا سخت نہ ہونا چاہیے۔ زبان اور لب و لہجہ میں پوری مقبولیت ہو۔ جو غلطی ہے اس کو غلط تسلیم کر لیجیے اور آپ کی اور اس جماعت کی جو صحیح پوزیشن ہے اس کو بے تکلف بیان کر دیجیے۔

ہماری طریق کار پر چند اعتراضات اور ان کا جواب

سوال :- آپ کے طریق کار میں ہم کو چند بنیادی غلطیاں نظر آتی ہیں جن کو نیچے درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ان کے متعلق اپنے خیال کی وضاحت فرمائیں گے۔

۱. آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ کا طریق تبلیغ وہی ہے جو انبیاء کرام کا تھا۔ مگر سب سے پہلے خالص توحید کی دعوت دینا تھا اور ایک کلمہ الا باطل کا نام لے کر اس کی پرستش سے لوگوں کو منع کرتا تھا۔ لیکن آپ ان باطل الہموں کا ذکر نہ کرتے ہیں، اصل مقصد تبلیغ ہے قرآن نہیں دیتے۔ کیا کسی نبی نے مصحف اس کام کو موخر کیا تھا اور پہلے صرف ربوبیت کے تصور کو پیش کرنے ہی پر اکتفا کیا تھا؟ آپ کے اس طریق سے آپ کے گرو بھیر تو اکٹھی ہو سکتی ہے مگر اس بھیر میں بہت کم لوگ شرک سے کلی طور پر پاک ہوں گے۔ مثلاً آپ کی جماعت کے ایک کن نام ”جمہور خورشید“ ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب تک ایک ایک مشرک کا ذہن پرانگی رکھ کر نہیں بتایا جائے گا، مسلمان شرک سے پاک نہیں ہو سکتے۔ اس لیے لازمی ہے کہ آپ بھی حضرت شاہ اسماعیل شہید کی طرح موجودہ دور کے ایک ایک مشرک کا ذہن کی تشریح کر کے اس کی حقیقت واضح کریں۔

۲. آپ کا خیال ہے کہ موجودہ دور میں حکومت سب سے بڑا بت اور طاغوت ہے، جس کی پرستش ہو رہی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس حکومت کے کارندے اس بت کے پجاری ٹھیرے، یعنی شرک کے مرتکب۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ایسے اشخاص کو اپنی جماعت میں